Volume VIII, ISSN: 2321-3914
Impact Factor 0.75 to 3.19

علامّہ اقبال کی فکر کا سر چشمہ سیرت حضرت محمد ﷺ

Prof. Dr. Md Iqbal Jaweed پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال جاوید

H.O.D.Urdu
صدر شعبۂ اردو شیواجی کالج،ہنگولی
Shivaji College ,Hingoli (MS)

profiqbaljaweed@yahoo.com

چونکہ فرمان الہیٰ کی رو سے اطاعت رسول ؐ لازم ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اِس امّت پر خُدا کا بہت بڑا فضل ہے کہ آپ ؐ کی سیرت مبارکہ جوں کی تو محفوظ ہے ۔ اور ہم اِس سے استفادہ وہ رہنمائی حاصل کرتے رہتے ہیں ڈاکٹر محمد طاہر فاروقی رقمطراز ہیں۔

’’ یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کوئی فلسفہ کوئی اصول کوئی قانون اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتا جب تک اسکے پس پشت ایک مثالی شخصیت اور عملی سیرت موجود نہ ہو۔‘‘ ۱؎

اور پھر ایسی ہی شخصیت اور اسکی سیرت ہوتی ہے جو دوسروں کو اپنی جانب راغب کرتی ہے۔گویا اُس شخصیت کے حُسن اخلاق و کردار مقناطیسیت اپنے اندر لئے ہوئے ہوتے ہیں۔وہ حسن اخلاق اور خوش کرداری کا نمونہ ہوتا ہے۔ پیغمبر کی سیرت اوصاف حمیدہ سے اخلاق حسنہ سے مزین ترین ہوتی ہے ۔گویا اُن کی شخصیت اوصاف کمال کا مظہر ہوتی ہے۔

ڈاکٹر محمد طاہر فاروقی فرماتے ہیں۔

’’ یوں تو سب پیغمبر اوصاف مستودہ سے آراستہ کرکے بھیجے گئے تھے مگر ان کی خصوصیات اپنے ملک ، قوم اور زمانے کے لحاظ سے صرف ایک یا چند ہوتی تھیں کسی میں ایک وصف نمایاں تھا تو کسی میں چند اوصاف ۔مگر وہ انسان کامل جو افضل البشراور خاتم المرسلین تھے۔تمام خصوصیات نبوت و رسالت اور اوصاف بشریت و ولایت سے بیک وقت پوری طرح موصوف و متصف تھے۔‘‘ ۱؎

غرض سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ مبارکہ ایک کامل و مکمل نمونہ ہے۔ اور اسی لئے اس نمونہ کامل کے تمام پہلو تا قیامت ساری انسانیت کے لئے مشعل راہ اور ہدایت کے سامان فراہم کرتے رہیں گے۔ اور پھر علامہ اقبال کی تعلیم و تربیت نے تو اقبال کو عشق رسول ؐ کا دیوانہ بنادیا تھا۔ انہوں نے وہیں فیض حاصل کیا۔انھوں نے عشق نبوی ؐ میں ڈوب کر بے پناہ قوتیں حاصل کیں۔اپنی فکر کو جلا بخشی اور ساری انسانیت کو آپ ؐ کی ذات مبارکہ سے کسبِ فیض حاصل کرنے کی ترغیب و تعلیم دی۔او ر جب ہم اپنے آپ کو عشقِ نبوی ؐ سے سرشار کرلیں گے تو ہماری سرفرازی یقینی ہے۔

آپ ﷺ کی پیروی اور اطاعت اور آپ ؐ کو اپنے لئے نمونۂ کامل بنانے کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ قرآن کریم میں حضور ؐ کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ہر مسلمان کا عمل حضورؐ کے عمل کے تابع ہونا چاہئے۔

علامہ اقبال کے کلام میں بھی عشق رسول ؐ سے متعلق بہت بڑا حصّہ شامل ہے ۔ محمد متین خالد کہتے ہیں ۔

’’ اگر یہ کہا جائے تو زیادہ موزوں ہوگا کہ اقبال کی شاعری کا خلاصہ ‘ جو ہر ’ لب لباب ہی عشقِ رسول ؐ اور اطاعت رسول ہؐے علامہ اقبال کو حضور ؐسے سچی محبت تھی اور سچی لگن تھی۔ان کی رگ و پئے میں عشق رسول ؐسرایت کرچکا تھا۔ان کا تصور ، ان کا خیال، ان کا کلام ،اُن کے حالات ،

ان کے واقعات اور ان کی عادات و افعال اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ اقبال رسول ؐ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ انہیں حضور ؐ سے والہانہ عشق تھا ۔وہ عشق رسول ؐ کے پیکر تھے۔ ''۱ ؎

اقبال نے بڑے بڑے مکتبوں سے فیض حاصل کیا ۔بڑے بڑے فلسفیوں کے خیالات سے استفادہ کیا ۔دنیا کے گو شے گوشے سے علم کے موتی چن لائے۔وہ خود ایک عظیم فلسفی تھے۔بلکہ فلسفی شاعر تھے حالانکہ اِس زمانے کا فلسفی خدا بیزار ، مذہب بیزار ہوتا ہے ، دین و مذہب سے اُس کا دور دور کا واسطہ نہیں ہوتا بلکہ مذہب سے وابستگی کو پستی ، پسماندگی اور جہالت سمجھتا ہے۔لیکن اقبال نے بحیثیت فلسفی کے کہا تو یہ کہا

سُر مہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف :

عشق رسول ؐ اُن کے ذہن و دل پر چھا یا ہوا تھا ۔ وہ بہت بڑے فلسفی تھے اورفلسفے کا سارا معاملہ عقل پر چلتا ہے ۔لیکن اُن کا معاملہ اس کے برخلاف ہے۔ وہ ایمان بالغیب کے قائل تھے۔ اور انہوں نے کبھی سیرت مبارکہ ؐ کو عقل کی کسوٹی پر جانچنے کی جراء ت نہ کی۔ ان کے نزدیک حضورؐ نے جوفرمادیا وہ حرف آخر تھا۔ وہ یہ کہتے تھے کہ اُن کی بارگارہ میں چوں و چرا کرنے کی گنجائش نہیں۔ آپ ؐ کی محبت میں بے خود ہوجاتے تھے۔ کہتے ہیں ؎

کی محمد ؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اقبال کی زبان کس قدر حقیقت کی عکاسی کررہی ہے۔ حُبّ رسولؐ کا کوئی واقعہ ملے اقبال اُسے اپنا موضوع بنا لیتے ہیں۔پھر اُس میں وہ جوش اور ولولہ اور والہانہ عقیدت پیش کرتے ہیں کہ قارئین کے قلب پر نقش ہوجاتی ہے۔

محمد متین خالد کہتے ہیں۔

علامہ کا مدارِ فکر اور معیار تمدن ہمیشہ اسوۂ حسنہ رہا، اس معاملے میں انھیں نہ ندامت لاحق ہوئی '' نہ ملامت کی پروا رہی اور نہ ہی معذرت کی ضرورت پیش آئی۔

اقبال کے صاحب قرآن سے عشق و محبت کے وہ جذبات تھے جو انھیں اسم با مسمیٰ بنانے میں مددگار بنے۔ وہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و سلم کو رول ماڈل مانتے ہیں اور انھیں مرشدِ کامل سمجھتے ہیں مردِ کامل مانتے ہیں اور آپ ؐ کی پیرو ی و اتباع کو دنیا و آخرت کی کامیابی تصور کرتے ہیں۔گویا اقبال نے آپ ؐ کی ذات گرامی کو حرزجاں بنا لیا تھا۔ وہ اُن ؐ کے عشق میں اسقدر سرشار تھے کہ جب تاجدا ر مدینہ محمد ؐ کا ذکر آتا بے تحاشہ آبدیدہ ہوجاتے تھے۔

حقیقی اعتبار سے اقبال سچےّ اور پکےّ مسلمان تھے۔فلسفہ پڑھنے اور یورپ میں تعلیم پانے کے باوجود اُن کے مذہبی ایقان و ایمان میں معمولی سی لغزش و تزلزل نہیں آپایا۔ بقول مو لانا سیّدابو الا علیٰ مودودیؒ

اقبال نے اپنے سارے تفلسف اور اپنی تمام عقلیت کو رسول عربیؐ کے قدموں میں ایک متاع حقیر کی '' طرح نذر کرکے رکھ دیا تھا ۔'' ۲ ؎

وہ کہتے ہیں انسان کو اسی درجے کا عشق اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے جس طرح کا عشق آپؐ کو اللہ تعالیٰ سے تھا۔ اور اسی منزل میں رسول اکرم ؐ کا اتباع کرنا چاہیئے اور انہی کو مرشدِ کامل سمجھنا چاہیے۔چونکہ آپ ؐ کی ذات بابرکت اخلاق حسنہ کا چلتا پھرتا نمونہ ہے ۔انہیں کو ہمیں اپنا مثالی نمونہ سمجھنا چاہیئے۔ اُن کے بیشتر اشعار ایسے ہیں جن میں بلاواسطہ کسی آیت قرآنی یا حدیث نبویؐ کی طرف اشارہ ہے اور شاید ہی کوئی شعر یا نظم ایسی ہوگی جس میں بالواسطہ طور پر قرآن ، سُنت یا

Airo International Research Journal

Volume XII, ISSN: 2320-3714
August, 2017 UGC Approval Number 63012
Impact Factor 0.75 to 3.19

: تاریخ اسلام کا تذکرہ نہہو۔ یہ ہے قلب و ضمیر کو اللہ کے رنگ میں رنگنا۔خود اقبال کہتے ہیں
آپ ؐکی بدولت زندگی پر علم و حکمت کے وہ نئے اسرارمنکشف ہوئے جو اس کے آئندہ رُخ کے ''
''عین مطابق تھے۔ ۱ے
رسول اکرم ؐکی ذات اقدس ہی وہ نمونہ ہے کہ اسکی مکمل پیروی کے بغیر حصول مقصد کی کوئی راہ نہیں کھلتی۔ وہ یہ جانتے اور مانتے ہیں کہ نبی کریم ؐکے اسوۂ حسنہ کوہمیں حرز جاں بنالینا چاہیئے۔لیکن آج اُمت نے اسی کو فراموش کردیا ہے۔ سارے انسانوں کی بقا کا راز اسی میں پوشیدہ ہے جو اسوۂ کاملہ کی پیروی میں مضمرہے ۔طیب عثمانی ندوی رقمطراز ہیں۔
اقبال کے کلام کا مطالعہ ہمیں اس حقیقت سے روشناس کراتا ہے کہ اقبال عشق رسول ؐمیں کس قدر '' سرشار تھے اُن کی حیات عشقِ نبوی ؐکے سوز سے تابناک و آتشناک تھی اور اُن کی فکر کی ساری ''روشنی و تابندگی'' چراغ مصطفو ی'' ہی سے فروزاں تھی ۔

---- ختم شد----